حضرت ابوالبیان پیر سعید احمد مجددیؒ

یہ جو تھوڑا سا وقت ہمیں اللہ نے دیا ہے ہم اس وقت کا اچھا استعمال کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے یہ مجالس برپا کی جاتی ہیں کیونکہ یہ وہ مجالس ہیں جن میں آنے والا خوش نصیب بیٹھنے والا خوش نصیب جن میں بولانے والا خوش نصیب گلی سے گزرنے والا خوش نصیب جس کو دعوت پہنچی نہیں آیا وہ بھی خوش نصیب یہ وہ مجلس ہے یہ بہت بڑی اللہ کی رحمت ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

قیامت کے بعد جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس میں سے ایک جنتی سیر کرتے ہوئے آسمانوں کی طرف نظر کرے گا تو اس کو نظر آئے گا اس کا ایک دوست جو دنیا میں اس کیساتھ رہتا تھا نمازیں پڑھتا تھا نیکیاں کرتا تھا وہ اوپر والی جنت میں کھڑکی سے نیچے دیکھ رہا ہوگا (سبحان اللہ) یہ دیکھ کر بہت خوش ہوگا یہ میرا دوست ہے یہ تو دنیا میں میرے ساتھ تھا میرا لنگوٹیا یار ہے اس کے ساتھ ہی ہم بیٹھا کرتے تھے اٹھا کرتے تھے وہ آواز بھی دے گا لیکن اتنی اونچی ہوگی وہ کھڑکی کہ وہ آواز نہیں جائے گی اس کو وہ دیکھ لے گا اسے وہ بھی ہاتھ ہلائے گا یہ بھی ہاتھ ہلائے گا یہ عمل جونہی وہ کرے گا ساتھ ہی اللہ کی بارگاہ میں وہ سوال کردے گا مولا مجھے سمجھایا جائے کہ میرا یہ دوست میرے سے اوپر والی جنت میں کیسے چلا گیا ہے کیسے پہنچ گیا ہے میرے ساتھ تھا یہ کوئی ایسی عبادت نہیں جو ہم نے اکٹھی نہ کی ہو یہ کیسے اوپر پہنچ گیا ہے تو اللہ کی طرف سے جواب آئے گا کہ اے جنتی تیرے اور اس کے اعمال جب ہم نے تولے تھے تو ایک جیسے تھے لیکن جب ہم نے گنتی کی تھی تو اس کی زبان سے ایک بار لفظ اللہ زیادہ نکلا ہوا ہے۔

یہ وقت دیکھیں کتنا قیمتی ہے ایک بار لفظ اللہ زیادہ نکلا ہے بولو اللہ کتنا وقت لگا ہے دیکھو ایک سیکنڈ بھی پورا نہیں لگتا اور اتنا فرق پڑنے والا ہے قیامت کے بعد جس کی زبان سے ایک بار لفظ اللہ زیادہ نکلا ہوگا اس کی جنت ہی اللہ اوپر والی شفٹ کردے گا یہ قیمتی مجالس ہیں جس میں جب میں اور آپ حاضر ہوتے ہیں تو ہماری قسمتیں بدلتی ہیں اس میں مقدر سنورتے ہیں اس میں ڈوبے ہوئے تیرتے ہیں اس میں قرضے اترتے ہیں بیماریاں شفاؤں میں بدلتی ہیں اس میں بے اولاد اولا د والے بنتے ہیں اس میں دلوں کی کیتیاں جو ویران ہوتی ہیں وہ سرسبز ہو جاتی ہیں بلکہ سچی بات کہوں اس میں حضور کا دیدار بھی ہو جاتا ہے۔ سچ کہہ رہا ہوں قرآن میرے سامنے کھولا ہے **ان مجالس کو کبھی نہ چھوڑنا یہ پہلا پیغام ہے** اپنی زندگی ان مجلسوں کو دیتے چلے جانا انہی مجلسوں میں ایک مجالس ہوگی جو تمہیں جنت کا دروازہ کھلوائے گی اپنے اعمال کے سر پر نہ رہنا اپنی نماز روزوں اپنی نیکیوں کے سر پر نہ رہنا اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے کسی وقت بھی شیطان گمراہ کر کے ظلم کر کے تیری نیکیاں ضائع کردے گا لیکن ان مجلسوں میں بیٹھنے والا ہر حالت میں خوش نصیب ہوتا ہے اس میں گواہی قرآن کی بھی ہے احادیث کی بھی ہے۔ اللہ والوں کی محبت والے بیٹھے ہیں آیئے اپنا ایمان مزید تازہ کرلیں قرآن سے۔

سورۃ الکہف (پارہ نمبر 15)

قرآن سے اللہ والوں کی شان

سورۃ الکہف میں آیت نمبر 17 کا تھوڑا سا حصہ میں نے پڑھا

اللہ فرماتا ہے

''اور جیسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تم اس کا کوئی مرشد نہیں پاؤ گے'' (استغفر اللہ)

اللہ نے واضح کردیا کہ جیسے میں گمراہ کرنا چاہتا ہوں اس کی ایک علامت ہوتی ہے اس کی علامت یہ نہیں ہے کہ میں اس کی کار یا اس کا گھر چھین لیتا ہوں اس کے بچے فوت ہو جاتے ہیں اس کا کاروبار بند کردیتا ہوں ہرگز یہ علامت نہیں یہ اللہ کی ناراضگی نہیں ہے یہ آزمائشیں ہیں یہ ہر ایک پر آتی ہیں دنیا میں وہ جس کو چاہتا ہے وہ ان آزمائشوں سے گزارتا ہے حضور علیہ السلام ساری زندگی ان آزمائشوں سے گزرتے رہے دکھوں سے تکلیفوں میں زندگی گزری ہے اللہ کے ناراض ہونے کی یہ علامت نہیں ہے اللہ جب ناراض ہوتا ہے تو قرآن کہہ رہا ہے میں جیسے گمراہ کرنا چاہتا ہوں اس کو میں کوئی مرشد نہیں دیتا۔ **(استغفر اللہ)**

کتنا بڑا جملہ ہے میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اب اس کی زندگی نا ہوستوں سے تنگدستی سے اور پریشانیوں سے بڑھ دوں گا کیونکہ اس کے قریب کوئی اللہ والا نہیں آنے دوں گا۔

قرآن کو پڑھنے کے دو اصلوب

تمام اولیا نے صوفیا نے محدثین نے قرآن کو پڑھنے کے دو اصلوب بیان کیے ہیں۔

☆ایک تو وہ ہے جو قرآن سیدھا Direct کہتا ہے

☆ دوسرا وہ ہے جو قرآن کہہ نہیں رہا لیکن پیچھے بات ہے (سبحان اللہ) قرآن نے بولا تو نہیں لیکن پیچھے ہے اشارہ۔

اسی آیت کو الٹا کریں

''اور جیسے اللہ ہدایت دینا چاہے اس کو مرشد عطا کر دیتا ہے۔''

یہ قرآن سے میں نے پڑھا ہے کسی مفتی کا قول نہیں ہے قرآن کہہ رہا ہے کہ میں جیسے ہدایت دینا چاہتا ہوں اسے مرشد دے دیتا ہوں اس کو کسی اللہ والے کے قریب کر دیتا ہوں اب میری مرضی بن گئی تو اے بندے تجھے میں جنت کا راستہ بھی دوں گا تجھے نمازی بھی بناؤں گا تجھے حاجی بھی بناؤں گا تیری آنکھوں سے آنسو بھی برسیں گے تیری دل میں عشق مصطفیٰ بھی آئے گا کیونکہ ہدایت کا لفظ چھوٹا نہیں ہے۔

ہدایت کیسے کہتے ہیں؟؟؟

''ہدایت جب آتی ہے تو اللہ کا ہر کرم آ جاتا ہے ہر فضل آ جاتا ہے اس کو ہدایت کہتے ہیں۔''

یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ کے نیک بندوں کی شان بہت بڑی ہے اور یہ بندے ہی ہیں جو بندوں کا دارو ہوتے ہیں۔ دنیا میں بھی ہم یہ جملہ کہتے ہیں اللہ کے ہاں بھی ہمیں ان بندوں نے ہی پہنچانا ہے۔

(سورۃ الفاتحہ :5,6)

اھدنا الصراط المستقیم اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دیکھا بار بار کہتے ہیں قرآن کی آیت یہی تک پڑھو گے تو بات نہیں بنے گی آگے چلو

صراط الذین انعمت علیھم مولا کن کا راستہ دے گا میں تجھے یہ بھی بتا دوں مولا مجھے اپنے انعام والوں کا راستہ دیکھا جن پر تیرا انعام ہوا ہے تیرے بندے ہیں کچھ ان کا راستہ دے جو تیرے بندے ہیں نیک اولیاء ہیں وہ تیرے بندے ہیں وہ تجھ سے راضی ہیں تو ان سے راضی ہے تیرا ان سے یارانہ ہے ان کا تیرے سے یارانہ ہے تو ان سے پیار کرتا ہے وہ تیرے سے پیار کرتے ہیں وہ تیری محبت میں ہے تو ان کی محبت میں ہے ان کا راستہ مجھے دے دے۔ سورۃ الفاتحہ میں ہر شخص روزانہ یہ بات کرتا ہے (اللہ)

قرآن میں ایک اور آیت حد کر دی اللہ تعالیٰ نے (سبحان اللہ)

ہم سب رحمت کو تلاش کرتے پھیرتے ہیں ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم رحمت پالیں۔ رحمت اللہ کی لینے کے لیے لوگ حج کرنے جاتے ہیں رحمت اللہ کی لینے کے لیے لوگ عمرہ کرنے جاتے ہیں رحمت کے لیے لوگ زکوۃ ادا کرتے ہیں رحمت کے لیے لوگوں نے نمازوں کے ڈھیر لگائے ہوئے ہیں رحمتوں کے لیے لوگ ٹوپیاں پہن رہے ہیں امامے پہن رہے ہیں رحمتوں کے لیے درود پڑھے جا رہے ہیں رحمتوں کے لیے قرآن کھولے جا رہے ہیں لوگ یہ سب کچھ اسی لیے کرتے ہیں کہ ہم رحمت اللہ کی پالیں آؤ۔

قرآن سے پوچھوں رحمت کہیں سے ملتی ہے؟؟؟ (سبحان اللہ)

ان رحمت اللہ قریب من المحسنین (سورۃ الاعراف:56)

''اللہ کی رحمت نیک بندوں کے قریب سے ملتی ہے۔''

ے نہ مسجد سے نہ مکتب سے نہ ہے کالج کے در سے پیدا　　　دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اللہ والوں کی نظروں سے دین پیدا ہوتا ہے ہمارا عقیدہ مزید مضبوط ہوا ہم سچے لوگ ہیں (الحمداللہ) ابھی ہم سچے سنی ہیں کا نعرہ لگایا جارہا تھا یہ بالکل ٹھیک ہے الحمداللہ ہم قرآن اور احادیث کے مطابق چل رہے ہیں قرآن کہتا ہے اگر تمہیں میری رحمت لینی ہے تو کہاں سے ملے گی کوہ طور پر چڑھ جاؤ نہیں کسی درخت پر چڑھ جاؤ نہیں کسی جگہ جا کر سارا قرآن ہضم کر جاؤ پڑھ جاؤ نہیں ان سے رحمتوں کا وعدہ نہیں۔

''رحمتوں کا وعدہ اللہ والوں کے قدموں سے ہے''

؎ جدوں ہاتھ آئے ہاتھ مرشد دے فیر عجب بہاراں آئیاں نے   سب میل کچیل کھار وجی گئی ہوئیاں من دئیاں خوب صفائیاں نے

یہ جو صفائیاں ہوتی ہیں یہ شیخ کی نظروں سے ہوتی ہیں (اللہ اکبر)

قرآن نے جو دوسری تسلی دے دی۔

تیسری تسلی قرآن سے

الا ان اولیا اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون (سورۃ یونس: 62)

الا خبردار بہت بڑا لفظ ہے قرآن کا یہ **الا** (خبردار) ان (بیشک) **اولیا اللہ** (جو اللہ کے ولی ہیں جو ولی اللہ ہیں جو اللہ کے نیک بندے ہیں جن کو تم ولیوں کے لفظ کے ساتھ یاد کرتے ہو سارے جتنے بھی ہیں) **لاخوف علیھم** (ان پر کبھی کوئی خوف نہیں آئے گا نہ آیا ہے نہ آئے گا) **ولا ھم یحزنون** (اور نہ ہی ہم ان کو کوئی غم آنے دیں گے)

تم مرے جاتے ہو دنیا میں بھوک کا خوف جان کا خوف غریبی کا خوف بے اذتی کا خوف مفلسی کا خوف قرض دار کا خوف تم مرے جاتے ہو ہم ان سارے خوف سے اس کو بے نیاز کر دیتے ہیں جو ہمارا ولی ہوتا ہے اس کی شان بہت بلند ہے تمہیں غم ہے اپنے بچوں کا تمہیں غم ہے اپنی صحت کا تمہیں غم ہے قیامت کے دن کا تمہیں غم ہے قبر کا یہ سارے غم اپنے ولیوں سے ہم نے اٹھا دیئے ہوئے ہیں ہم ان کو کوئی غم نہیں آنے دیتے تیسری تسلی قرآن نے دے دی۔

''یہ وہ لوگ ہیں جو خوف اور غم سے بے نیاز ہیں جب کوئی ان کے قریب جائے گا اسے بھی خوف اور غم سے بے نیاز کر دیتے ہیں''

اس کا بھی خوف اور غم دور کر دیتے ہیں مطمئن کر دیتے ہیں شک نکال دیتے ہیں یہ ساری دل میں کھودیاں انسان کے اندر گنڈھے باندھی ہوتی ہیں وہ سب اتار دیتے ہیں اور اللہ کے راستے کا سیدھا دروازہ نظر آتا ہے (اللہ)

ایک اور آیت

قیامت کے دن ہم بلائیں گے ہم دعوت دیں گے آؤ سارے انسانوں کو تمہارے امام کے نام کیساتھ ۔۔۔ ہم تمہارا نام نہیں جانیں گے تمہاری ذات نہیں جانیں گے تم کون ہو کہاں سے ہو کس نسل سے ہو کس ملک سے ہو ہمیں تمہاری کوئی پہچان وہاں نہیں ہوگی ہم تمہیں بلائیں گے تمہارے امام کے نام کیساتھ بلائیں گے حد کر دی یہ قرآن ہمیں تسلیاں دے رہا ہے کہ اے اہل السنّت والجماعت کے محبت والوں پیارے والوں تم عین قرآن واحادیث کے عقیدے پر چل رہے ہو اس پر کوئی دو رائے نہیں ہیں۔

امام تمہارا شیخ ہوتا ہے امام تمہارا مرشد ہے وہ امام ہیں ہمیں اللہ جب بولائے گا تو غوث اعظم کے نام کیساتھ ہمیں جب اللہ بولائے گا تو معین الدین چشتی کے نام کیساتھ بولائے گا ہمیں اللہ جب بولائے گا تو پیر مہر علی کے نام سے بولائے گا ہمیں اللہ جب بولائے گا تو اللہ اکبر حضرت ذکریا ملتانی کے نام سے بولائے گا ہمیں اللہ جب بولائے گا تو حضرت ابو البیان کے نام سے بولائے گا یہ ہمارے امام ہیں ہماری اپنی کوئی پہچان نہیں چھٹہ جٹ وڑائچ یہ سب دنیا کے رشتے یہی تک ختم وہاں چشتی کام آئیں گے قادری کام آئیں گے وہاں نقشبندی کام آئیں گے وہاں اللہ والے کام آئیں گے۔

ے آج لے پناہ ان کی آج مدد مانگ ان سے　　　　کل نہ مانے گے قیامت میں اگر تو مان گیا

اعلحضرت نے قیامت کے دن کا نقشہ کھینچ دیا کل توں جب یہ منظر دیکھے گا جب امامھم کی آواز آئے گی اماموں والے سارے آؤ وہاں اعلی حضرت کہتے ہیں کہ وہاں سارے مانوں گے تم آج دنیا میں تو بڑی باتیں کرتے ہو نہ آج دنیا میں ہمیں مسیٹر کہتے ہو میلا دیئے کہتے ہو آج تم ہمیں مختلف الفاظ سے بولا کر ہماری بے اذتی کرتے ہو کل وہاں پتہ چلے گا آج لے پناہ ان کی آج مدد مانگ ان سے کل نہ مانے گے قیامت میں اگر توں مان گیا وہاں پھر نہیں ماننا ہو گا اس وقت لوگ کہیں گے مولا ایک بار دنیا میں بھیج دے تیرے کسی اللہ والے کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر آجائیں گے لیکن اللہ تعالی کسی کو جانے نہیں دے گا فرمایا جائے گا بس دنیا میں وہ وقت تھا اس وقت تمہیں وقت دیا گیا آنکھیں دی گئی دماغ دیا گیا کان دیئے گے تمہیں ساری زندگی کے دن اور رات دیئے گئے تھے آج آئے ہو آج اب موقع نہیں ہے اس وقت جو موجیں اور محبتیں نچھاوڑ ہوں گی اللہ والوں کے غلاموں پر حد ہو جائے گی خدا کی قسم حضور کی شفاعت تو بہت بعد میں آئے گی ہمارے شیخ ہی ہمیں جنت میں لے جانے کے لیے کافی ہیں۔

حضورﷺ کی شفاعت تو بہت بڑی ہے آقا علیہ السلام کی شفاعت کا تو کیا ہی کہنا ہے حضورﷺ کی شفاعت تو بڑی آگے ہے نہ ہمارے حضرت کا ایک اشارہ کافی ہو گا اس لیے کہ جب وہاں لائن لگے گی نہ کہ ہمارے حضرت کے آگے ان کا حضرت ان کے آگے ان کا حضرت ان کے آگے ان کا حضرت ۔۔۔۔اور سب سے آگے محمد مصطفیﷺ کھڑے ہوں گے تم منظر سے دیکھو تو سہی زرہ اس کو۔

ہم تمہیں تمہارے امام کے نام سے بولائیں گے آؤ اکٹھے ہو جاؤ تو وہاں اکٹھے کر کے اللہ بکھیرے گا نہیں ایک لائن میں کھڑا کرے گا اور پھر کہا جائے گا کہ اس پوری لائن کے اوپر فرشتوں میری رحمتیں نازل کرو نور نازل کرو انوار نازل کرو کرم نازل کرو فضل نازل کرو میرے عرش کا ٹھنڈا سایہ اس لائن کے اوپر کر دو فرشتے کہیں گے مولا ایسا کیا ہے؟ کہا یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں میرا نام لیا کرتے تھے آج بدلا دے رہا ہوں ان کے عرش پر میرا ٹھنڈا سایہ کر و وہاں پھر لوگ بھاگ بھاگ کر شامل ہونے کی کوشش کریں گے۔

حضرت مولانا نعیمیؒ لکھتے ہیں

میرا ایمان یہ کہتا ہے کہ اس وقت بہت سارے لوگ قطار میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے لیکن فرشتوں کی ڈیوٹی لگی ہو گی وہ پکڑ کر دور پھینک دیں گے اور کہیں گے آج نہیں آج تمہاری قوت یہاں پر نہیں چلے گی دنیا میں ہم نے تمہیں موقع دیا ہوا تھا۔ الحمد اللہ اللہ نے ہمیں موقع بھی دیا ہوا ہے اور ہم اللہ والوں کی محبتوں میں بھی ہیں۔

اللہ والوں کے معاملات کو آج کے دور میں Serious لینا پڑے گا یہ کوئی مذاق نہیں ہے جس میں آپ اور میں گفتگو کر رہے ہیں اللہ والوں کے خلاف محاذ کھولیں ہیں بڑی گفتگو کی جاتی ہے اور اپنی ڈیڑھ انچ کی مسیت الگ بنائی جاتی ہے اور اپنے مصلے بچھا کر جیسے رضوان صاحب نے کہا کہ اللہ کا باقاعدہ ٹیلی فون نمبر بھیجا جاتا ہے اس کو dail کر لو یہ سب فضولیات ہیں اس کا کوئی تعلق اسلام کی روح سے نہیں ہے۔

حضور علیہ السلام نے کبھی ایسے نہیں کیا تھا صحابہ اکرامؓ کا بھی یہی طریقہ نہ تھا بلکہ صحابہ اکرام اور حضرت علیؓ کچھ نہ تھے جب حضور کے پاس آئے تو شیر خدا بنے یہ صحابہ تھے نہ خود سب کچھ تھے حضرت علی لیکن شیر خدا نہیں تھے لیکن جب حضور کے پاس آئے تو شیر خدا بنے حضرت عثمان غنی سب برکتیں پہلے ہی رکھے ہوئے تھے لیکن غنی نہیں تھے جب تک حضور کے قریب نہیں آئے تھے حضرت عمرؓ بڑی شان والے تھے لیکن فاروق نہیں تھے جب تک حضور کے قریب نہیں آئے حضرت ابو بکر جیسا کوئی نہیں لیکن صدیق نہیں تھے جب تک حضور کے قریب نہیں آئے تھے یہ کوئی مذاق نہیں ہے یہ اللہ والوں کا اصول ہے قرآن کا دیا ہوا اصول ہے جس کو آج لوگوں نے توڑنا شروع کر دیا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم خود ہی اللہ کو پائیں گے کیا ضرورت ہے کسی کے پیچھے چلنے کی ایسے بدنصیبوں کو قرآن سے شائد شرف نہیں ہے انہیں قرآن کسی نے پڑھایا ہی نہیں ہے۔

قرآن سے ایک واقعہ

شیطان نے جب اللہ سے مکالمہ کیا تھا ابلیس نے جب اللہ نے اس کو نکال دیا کہا تو مردود ہے نکل جا تو اس وقت اس نے کہا تھا تو مجھے مہلت دے اب قیامت تک تو مجھے نہیں چھیڑے گا میرا تجھ سے چیلنج ہے کہ میرا کوئی بند مجھ سے بچے گا نہیں چاہے وہ کتنا ہی بڑا صوفی نمازی روزے دار نیک ہو تیرے کسی بندے کو نہیں چھوڑوں گا جن کو ناز ہے نہ اپنی تلاوت نمازوں اور روزوں پر اب جو چیلنج کیا شیطان نے قرآن وہ بھی سن لیا جائے اس نے کہا تھا یہ جتنے نمازی روزے دار یہ جتنے نیک ہیں میں گمراہ ہی صرف ان کو کرنے جا رہا ہوں۔ یہ جو شرابی ہیں اس کو کیوں چھیڑنا ہے اس نے ان کے پاس تو پہلے ہی ایمان کوئی نہیں یہ جائے گا مسجد کے اندر یہ جائے گا تمہارے مصلے کے اوپر یہ جائے گا تمہارے اس

وقت پر جب تم اللہ کے ذکر میں بیٹھے ہو یہ اس وقت گمراہ کرے گا یہ شراب خانوں میں نہیں پایا جاتا یہ گندی جگہوں پر نہیں جاتا ضرورت ہی نہیں اس کو وہاں جانے کی اس نے کہا کہ میں تیرے نیک بندوں کو سیدھے راستے پر آ کر گمراہ کروں گا قرآن میں جب اللہ نے سنا تھا اس کی بات کو تو کہا ٹھیک ہے جہاں تو جائے گا پھر تیرے ساتھ دوزخ میں ان کو بھی بھیجوں گا جو تیرے ساتھ چلیں گے میرا ابھی ان کے ساتھ یہی سلوک ہوگا کہ تیرے ساتھ ہی جائیں گے اس نے کہا تھا ٹھیک ہے مولا چیلنج ہو گیا تو مجھے نہیں چھیڑے گا اب مجھے نہیں روکے گا تیری قوتیں بڑی ہیں مولا اگر تو مجھے پکڑ لے گا تو میں کر کچھ نہیں سکتا اللہ نے فرمایا نہیں ٹھیک ہے تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ ہے ہم قیامت تک تجھے نہیں چھوئے گئے تیرے ساتھ قطعا کوئی معاملہ نہیں ہوگا جب یہ جانے لگا اس نے روک کر ایک بات کی تھی۔

اس نے کہا تھا کہ تیرے کچھ بندے مجھ سے بچ جائیں گے (سبحان اللہ) شیطان کا علم غیب لوگ کہتے ہیں حضور کا علم غیب نہیں تھا کیسے بدنصیب لوگ شیطان کو اتنا علم غیب ہے کہ ابھی دنیا بنی نہیں ہے ابھی نیچے کوئی نہیں آیا ہے اور خود کہہ رہا ہے کہ تیرے بہت سارے بندے مجھ سے بچ جائیں گے میں آج ہی عتراف کر کے جاتا ہوں مولا تو گواہ رہنا ان پر میرا بس نہیں چلے گا وہ تیرے وہ لوگ ہوں گے جو تیرے اللہ والوں کے قریب بیٹھتے ہوں گے یہ کہہ کون رہا ہے باپ شیطانوں کا کہ وہ میری دسترس سے باہر ہیں وہ میرے پاس نہیں آ سکیں گے میں ان کے پاس نہیں جاسکوں گا اس لیے کہ وہ اللہ والوں کی خدمتوں میں جاتے ہیں (اللہ اکبر)

یہ قرآن سے ہمیں یہ تسلیاں مل رہی ہیں کہ ہم یہ جو کر رہے ہیں بوالبیان کا ذکر یہ درست کر رہے ہیں سہی کر رہے ہیں یہی وہ ذکر ہے جو ہمیں بچانے والا ہے (اللہ اکبر)

حضرت ابوالبیان اللہ ساری رحمتیں آپ کے روضہ انور پر نازل فرمائیں۔ آمین

آپ کی زندگی کے آخری چار پانچ سال مجھے آپ کی زیارت اور آپ کی صحبت کا مجھے بڑا اچھا موقع ملا آپ کی زندگی میں آخری پانچ چھ سال میں نے آپ کیساتھ وقت گزارا ہے ایک بات حضرت صاحب قبلہ سے سنی تھی آپ نے فرمایا تھا۔

جس طرح لوگ زندگی میں پوچھتے ہیں کہ تمہارا کوئی باپ دادا ہے جو داتا صاحب کیساتھ بیٹھا کرتا تھا ایسے ہی لوگ سعید احمد مجددی صاحب کی بات کیا کریں گے ایک وقت آئے گا لوگ پوچھیں گے کہ تمہاری نسل میں ہے کوئی بندہ جو ابوالبیان کے پاس جایا کرتا تھا فرمایا ایسی ذات ہیں آپ۔

حضرت داتا صاحبؒ آپ کی قبر انور تقریبا ساڑھے تین سو سال تک کچی رہی ہے اور لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ یہ کون دفن ہے ساڑھے تین سو سال بعد آپ کی اپنی تصرف کشف المجوب منظر عام پر آئی کسی نے وہ نسخہ اپنے پاس رکھا ہوا تھا اس نے کھولا اس کو پرانا نسخہ تھا کسی اللہ والے کے ہاتھ لگی تھی اس نے کہا یہ کون ہے یہ شخص کس نے لکھا ہے کہا یہ فلاں کا یہ تو اللہ کے ولی ہیں ساڑھے تین سو سال بعد لوگوں کو آپ کی قبر انور کا پتہ ہوا اور اس کے بعد یہ انقلاب پیدا ہوئے اور آج ہزار سال ہونے والے داتا صاحب کے ڈنکے بجھ رہے ہیں لاہور آباد ہوا ہے ادھر جاؤ تو ہر طرف رونقیں ہی رونقیں نظر آتی ہیں دنیا میں اتنے زندہ لوگ مجھے اور آپ کو ملنے نہیں آتے جتنے داتا صاحب کی قبر کو ملنے جاتے ہیں (اللہ) ایسی اعلی شخصیت کب جا کر پتہ چلا ساڑھے تین سو سال بعد لحاظہ آج تو ہمیں علم ہی نہیں نہ کہ ماڈل ٹاون میں کس کی قبر ہے ہمیں ابھی علم نہیں ہے ہم نہیں جانتے ابھی اس بات کو سچی بات ہے لیکن کل کئی سالوں بعد سو گزرے گے اس کے بعد ذکر ہوا کرے گا کہ حضرت ابوالبیانؒ ایک شخص بہت بڑی شخصیت اللہ اکبر آپ کشمیری ذات سے تعلق رکھتے ہیں کشمیر سے آپ مائیگریڈ ہیں اپنے شیخ کے حکم پر گوجرانوالہ تشریف لائے حضرت خواجہ صوفیؒ جن کا مزار انور محلّہ مبارک شاہ قبرستان میں آپ کا مزار انور ہے وہاں پر آپ کا آستانہ بھی تھا وہی پر آپ نے بیعت فرمائی تقریبا بارہ سے تیرہ سال کی عمر میں حضرت صاحب نے آپ کو خلافت عطا فرما دی ابھی داڑھی مونچھ بھی پوری نہیں آئی تھی کہ حضرت صاحب نے خلافت سے نوازا اس وقت بہت سارے مولوی پاس بیٹھا کرتے تھے حضرت خواجہ صوفی محمد علیؒ کے پاس تو انہوں نے اعتراض کیا اور کہا یہ حضرت آپ نے کیا کر دیا ابھی تو بچہ ہے یہ داڑھی مونچھ بھی پوری نہیں ہے آپ نے امامہ شریف۔ اتار کر اس کے سر پر رکھ دی فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس بچے کی زبان سے نور نکلتا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اس بچے سے اللہ تعالی بہت سارے انوار پیدا کرے گا بہت سارے سینے روشن ہوں گے کچھ ہی عرصے بعد خواجہ محمد صوفیؒ کا انتقال ہوا تو آپ پھر فرماتے ہیں محمد احمد سعید مجددی صاحب فرماتے ہیں ابوالبیان فرماتے ہیں

کہ میں نے پھر اس کے بعد خوابوں میں اپنے شیخ سے ذکر سیکھا خوابوں میں آ آ کر مجھے میرا شیخ مجھے ذکر کرواتا تھا اور میرے لطائف طے کرواتا تھا حضرت صاحب نے خوابوں میں آ کر پھر میری تربیت فرمائی وقت کے بہت بڑے صوفی وقت کے بہت بڑے عالم اور جنہوں نے کوئی جہد نہیں چھوڑی بہت ساری کتابوں کے مصنف تقریبا پچاس سے ساٹھ ہزار لوگوں کو بیعت فرما کر دنیا سے گئے ساری دنیا میں آپ نے نقشبندیت کو پھیلایا مجددیت کا بہت بڑا نام روشن کیا ہے لحاظہ مجددی کا لفظ آپ کے نام کا حصہ بن کے رہ گیا جہاں بھی

جاتے تھے لوگ مجددی صاحب کے نام سے جانتے تھے۔اور ابوالبیان کا خطاب حضرت پیر سیال لجپالؒ نے عطا فرمایا آپ فرماتے ہیں تقریر کے لیے ایک جگہ حاضری تھی جب میں وہاں درس شروع کیا تو حضرت پیر سیالوی تشریف رکھتے تھے تو انہوں نے جب میں درس دے رہا تھا تو کھڑے ہوگئے کہا مجددی صاحب میں نے آپ کی چوری پکڑ لی آپ کی چوری پکڑ لی آج میں نے حضرت فرماتے ہیں کہ میں ڈر گیا پتہ نہیں کیا بات انہوں نے میری پکڑ لی فرماتے ہیں کہ

میں دیکھ رہا تھا کہ تقریر آپ پر نازل ہو رہی تھی

جنہوں نے آپ کی تقریریں سنی ہیں وہ یہ بات سمجھیں گے میری (سبحان اللہ) کہ تقریر آپ پر نازل ہو رہی تھی ہم نے آپ کی چوری پکڑ لی ہیاور ایسا لگ رہا تھا کہ تقریر خود نہیں اللہ آپ سے کروا رہا تھا لحاظہ ہم تو آپ کو ابوالبیان کہیں گے بیان کا بھی باپ کہیں گے اتنے پیار سے وہ لفظ حضرت پیر سیال کے زبان مبارک سے نکلے کہ آپ کے نامے نامی اسم گرامی کا حصہ بن گیا ابوالبیان ماڈل ٹاؤن میں شہر کے اندر مسجد تھی وہاں جمعہ کی سعادت تھی پھر حضرت صاحب کے حکم کے مطابق ماڈل ٹاؤن اس وقت نیا نیا آباد ہونا شروع ہوا تھا جب آپ اڈے کے سامنے والی مسجد میں تشریف لائے اور یہاں آکر آپ نے اپنی باقاعدہ تعلیم وتربیت کا سلسلہ شروع کیا کچھ لوگ مخالف ہوگئے ہوتے ہیں ہر جگہ ہوتے ہیں کچھ لوگ مخالف ہوئے انہوں نے آپ کے خلاف شازشیں شروع کردی آپ کے خلاف شازشیں ہونے لگی آپ فرماتے ہیں کہ میں بڑا پریشان ہوگیا کیونکہ میں بڑی محبت کیساتھ چل رہا تھا کہ یہ میرے دین کا ایک اڈا ہوگا مرکز ہوگا تو کچھ لوگ پریشان کرنے لگے فرماتے ہیں کہ میں اس رات بڑا بے چین تھا اور میں مسجد کے ہال میں چکر رہا رہا تھا کبھی اُدھر جاتا کبھی اِدھر آتا کہ مولا یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے لوگ میرے خلاف کیوں ہوگئے ہیں تو فرماتے ہیں کہ میں اس رات جب سویا تو حضور علیہ السلام کی زیارت ہوگئی حضور نے فرمایا کوئی تیرے خلاف نہیں ہے ہم تمہارے ساتھ ہیں سید مجددی ہم تیرے ساتھ ہیں اللہ آپ فرماتے ہیں وہ لوگ صبح تک خود میرے ہاتھوں پر توبہ کر کے گئے لحاظہ بزرگوں نے جب کوئی پودا لگایا ہو تو خود اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

یاد رکھیے اللہ والے پیچھے سے خود نہیں آتے ہیں بھیجے جاتے ہیں ہر اللہ والا خود نہیں کبھی آیا وہ پیچھے سے بھیجا جاتا ہے حضور علیہ السلام بھی مکے سے مدینے بھیجے گئے تھے پھر حضور علیہ السلام نے وہاں کرم اور فضل بجائے اللہ کی رحمتوں کے امبار لگائے وہ اللہ نے آپ کو بھیجا تو اسی طرح اللہ والے خود نہیں آتے کوئی ان کو پیچھے سے بھیجتا ہے تو ان کی دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں (اللہ اکبر)

اسی طرح آپ کی زندگی میں بہت سارے واقعات دیکھے جو آپ کی زندگی میں مجھے یاد پڑتے ہیں میں چند ایک ان میں سے عرض کر دیتا ہوں تاکہ آپ کی ذات اور آپ کی محبت کا ایک فیض حاصل ہو آپ کی محبت اور پیار ضرب و مثل تھا صوفیا میں بہت بڑا مقام اس لیے بھی تھا کہ آپ نے ساری زندگی کوئی اپنا مکان نہیں بنایا ساری زندگی دین کی خدمت کی اور مسجد کے ہوجرے میں ہی زندگی گزری اللہ تعالی نے اولاد کی سعادت نہیں دی تھی اولاد سے آپ کو اللہ تعالی نے کسی وجہ سے غرض سے ایسا ہوا ایک بار کہا گیا آپ سے حضور آپ اپنے لیے اولاد کیوں نہیں مانگتے ؟؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو پچاس ساٹھ ہزار ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ میرے بیٹے ہی تو ہیں اللہ نے مجھے اتنے بیٹے دیئے ہوئے ہیں مجھے ایسے بیٹے کی کیا ضرورت ہے تو اللہ نے اولاد سے کسی خاص غرض سے ایسا کیا تھا آپ کی اولاد مبارک ظاہری نہیں تھی لیکن ساری زندگی دین پر لگائی ہم نے حضرت صاحب کو جب جب دیکھا اللہ کی یاد میں یا ذکر میں یا نعت میں یا محبت خدا میں یا رسول میں ہی دیکھا ہے ہر وقت آپ ذکر ہی کرتے رہتے تھے اور تربیت اپنے مریدوں کی اس قدر اعلی فرمائی کہ حد کر دی۔

مجھے یاد ہے کہ جب آپ درس تصوف دیا کرتے تھے وہاں جانے کی سعادت حاصل ہوتی تھی عمر نواز صاحب اور میں ہوتا تھا تو ہم دونوں درس تصوف سننے کے لیے ہر جمعرات کو محلہ مبارک شاہ کی مسجد میں جایا کرتے تھے حضرت صاحب وہاں پر درس تصوف دیتے تھے اور پھر اس درس میں آپ علم اور یقین کے جو پھر موتی بکھیرتے تھے اس کا کوئی کنارہ نہیں ہے وہ آج بھی محفوظ ہے ہمارے ذہنوں میں آج جتنی تصوف کی برکتیں ہم انجوئے کرتے ہیں وہ ساری انہی کے درسوں کا فیض ہے جو آپ کی مجلسوں میں جا جا کر ہم نے درس تصوف لیا اس وقت عمر چھوٹی تھی پتہ نہ تھا کہ یہ کیا پڑھا رہے ہیں لیکن آج جب یہ باتیں یاد آتی ہیں تو سمجھ آتی ہے کہ وہ نہ صرف پڑھا رہے تھے بلکہ ساتھ ساتھ دل میں ڈال بھی رہے تھے (اللہ اکبر)

حضرت ابوالبیان کی زندگی کا واقعہ

کہ آپ مسجد میں موجود تھے کہ ایک نوجوان آیا اس نے باقاعدہ آکر آپ سے مصافحہ کیا ہاتھ چومے کہنے لگا حضرت صاحب میں بیعت ہونے آیا ہوں کافی دور سے آیا ہوں قبلہ عالم فرمانے لگے بیٹا یہ تو جلدی نہیں ہو جاتا یہ بتاؤ تم آئے کیسے ہو کہا حضور جیسے میں آیا ہوں یہ الگ کہانی ہے کہا کیسے آئے ہو۔۔میں نے بڑی دیر سے اللہ سے دعا کی ہوئی تھی اے اللہ مجھے اپنا کامل ولی دیکھا دے بڑی دیر سے میں یہ دعا مانگا کرتا تھا لیکن میری دعا قبول نہیں ہوتی تھی۔ایک دن بڑا رو یا رات کو کہا مولا ایک دن مجھے یونہی موت آجائے گی کسی ولی سے ملاقات نہیں ہونی تو کرم فرما دے فرماتے ہیں کہ میں رات جب سویا تو دیکھا کچھ لوگ ہیں انہوں نے سروں پر سفید امامے باندھے ہوئے ہیں اور انہوں نے سفید رومال بھی اوڑھے ہوئے ہیں تو مجھے وہ دیکھائے گئے صبح میں اٹھا تو علاقے کے امام صاحب کے پاس گیا ان سے پوچھا کہ اس طرح کی علامت کن لوگوں کی ہے تو امام صاحب کہنے لگے مجھے نہیں پتہ ان کا یہ کون لوگ ہیں کبھی دیکھے نہیں ہیں کافی دور سے کسی اور شہر سے وہ آیا تھا کہنے لگا کہ میں پھر ایک اور بزرگ کے پاس چلا گیا۔

حضرت یہ علامت دیکھی خواب میں کن کی ہے؟؟؟

بزرگ سے تھے کہا بیٹا جنتا تو نہیں ہوں لیکن یہ جو تو علامت بیان کر رہا ہے یہ گوجرانوالہ میں سعید مجددی صاحب کی علامت لگ رہی ہے فرماتے ہیں میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ میں فوراً گاڑی میں بیٹھا گوجرانوالہ پہنچا ابھی اڈے پر اترا ہی تھا کسی کو پوچھا میں نے یہاں مجددی صاحب کہاں ہوتے ہیں اس نے کہا اللہ کے بندے سامنے مسجد کا مینار انہی کا نظر آ رہا ہے تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میں منزل پر پہنچ گیا ہوں جب میں اندر آیا آپ جمعہ پڑھا رہے تھے خدا کی قسم میں اٹھا تا ہوں جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو جو چہرہ مجھے خواب میں دیکھایا گیا تھا وہ آپ ہی کا تھا (سبحان اللہ) حضور مجھے اب بیعت فرمائیں (اللہ اکبر)

میرے حضرت کے ساتھ بڑی محبت تھی آپ کی حضرت علامہ عظیم فاروقی صاحب اللہ ساری رحمتیں ہمارے شیخ پر نازل فرمائیں جنہوں نے ہمیں اس قابل بنایا اور ان کیساتھ ملایا بیٹھایا اور بڑی محبت دی اور پہلے خلیفہ بھی آپ ہی ہیں محمد عظیم فاروقی صاحب دس سال تک خلافت آپ کے پاس رہی عمر کے آخری حصے میں حضرت صاحب نے کچھ اور خلفا بنائے ورنہ ساری خلافت کا فیض حضرت صاحب کو ہی عطا کیا بڑی محبت کی آپ کیساتھ مجھے یاد ہے جب آپ مکتوبات شریف کا جب پہلا ایڈیشن آیا تھا جو درس تصوف لیتے ہیں انہوں نے کتاب لکھی حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات کو ترجمہ اور تشریح کر دی اس کتاب کے اندر تو جب پہلا ایڈیشن آیا تھا تو اس وقت میں وہی موجود تھا حضرت صاحب نے کتاب جب اپنے خلفا کو دی تو مجھے یاد ہے آپ نے ہمارے حضرت کو بولا یا بولا کر سامنے بیٹھا لیا اور اپنے ہاتھوں سے کتاب ان کو پکڑائی اور فرماتے ہیں۔

عظیم یہ میرا تمہارے لیے تحفہ ہے یہ جب لے لیا آپ نے تو میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب نے کندھوں سے ان کو اٹھا لیا آپ کا ماتھا چوما آپ کی داڑھی شریف کو چومنا شروع کر دیا آپ کے بوسے لینا شروع کر دیئے اور اتنی محبت کی اتنا پیار کیا پانچ سات منٹ آپ کی وہ محبت سے داڑھی چومتے رہے اور فرمایا عظیم فاروقی میں نے سارا فیض تمہیں عطا کر دیا ہر چیز تمہیں دے دی یہ میں نے اپنے کانوں سے لفظ شیخ کے لیے ان کے سنے۔

پھر مجھے یاد آتا ہے کہ جب آپ کی آخری عمر تھی وصال سے ایک ماہ قبل اس وقت ہمیں حضرت صاحب نے بلایا تھا اور ہمیں بولا کر فرمایا تھا کہ عظیم فاروقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ک بیٹا میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے مجھے آواز آئی ہے کہ مجددی صاحب جو ہیں ان کو کتب العالمین بنایا گیا ہے (سبحان اللہ)

یہ چار لوگ ہوتے ہیں دنیا میں چار لوگ ہوتے ہیں یہ چاروں کونوں پر ایک ایک ہوتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ میں تین دن سے دیکھ رہا ہوں کہ حضرت صاحب کو کتب العالمین بنایا گیا تو میں نے کہا حضور یہ تو پھر ان سے بہتر رہے گا کہ ان سے پوچھ لیا جائے مجھے یاد ہے کہ آپ پھر گئے ماڈل ٹاؤن میں اور جا کر عرض کی کہ حضرت میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ آپ کو کتب العالمین کا درجہ دیا گیا ہے اور دیکھ رہا تھا میں کہ قبلہ عالم مسکرائے مسکرا کر فرماتے ہیں عظیم خاموش رہنا میری زندگی میں کسی کو نہ بتانا جب وصال کر جاؤں تو بیشک بتا دینا لحاظہ یہ اللہ کی وہ رحمتیں ہیں جو اللہ نے ہمیں عطا کی ہوئی ہیں ہم ان بزرگوں کے ساتھ وابستہ ہیں جن کے درجے کتب العالمین کے برابر ہیں اللہ کے خاص اولیاء اکرام جن سے اللہ نے آپ کو حصہ دیا ہے ان کے غلاموں میں ہے ہم کسی ایسے شخص کے پیچھے نہیں چل رہے جو خود بھی مکمل نہیں دوسروں کو بھی مکمل نہیں کر سکتا ہم ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔

؎ گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

ہم ان کے پیچھے چل رہے ہیں جو ناقص کو کامل بناتے ہیں اور کاملوں کو رہنما بنا دیتے ہیں ہم ان کے پیچھے چلنے والے ہیں لحاظہ ہمیں فخر ہونا چاہیے اب آؤ اس بات کی طرف کرنا کیا ہے صرف بات سن کر چلے جانا کافی نہیں ہے یہ ڈیوٹی ہے جو مجھے اور آپ کو دی گئی ہے ہم نے اللہ والوں کی عزتوں کی حفاظت کرنی ہے اس دور میں جو حال ہو گیا ہے ہم ان اللہ

والوں کی عزتوں کی حفاظت کرنی ہے اپنی اولادوں کو اللہ والوں کی عزتیں سکھاؤ ان کو بیٹھا کر اللہ والوں کے رتبے بتاؤ اللہ والوں کی شانوں کا ذکر کرو جتنی ان کی شان بیان ہوگئی اتنا ہی رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوگئی اور جتنی محبت رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوگئی اتنی اللہ سے محبت ہوگئی یہی وہ راستہ ہے جو اللہ تک پہنچاتا ہے۔

؎ پیر نگر نوں جا کر نبی نگر نوں جا　　نبی نگر وچ بہہ کر یار دا درشن پا

مجھے یاد ہے کہ حضرت صاحب کے قریب ایک شخص بیٹھا تھا اور اس نے کہا تھا کہ حضور اللہ نے آپ کو بڑی کرم نوازیاں دی ہیں تو مجھے بھی اپنا فیض عطا کیجیے مجھے بھی اپنا فیض دیجیے اور یہ تو بتا دیجیے جب آپ دنیا سے چلے جائیں گے تو کیا حال ہوگا وہ پوچھ رہا تھا بلکہ حضور یہ بھی بتا دیجیے قبروں پر حاضری کا طریقہ کیا تھا اللہ والوں کے پاس کیسے جاتے ہیں اگر میں جاؤں داتا صاحب کے پاس اگر میں جاؤں حضرت پیر مہر علی کے پاس تو حضور مجھے طریقہ بتا دیجیے تو قبلہ عالم نے بڑی تفصیل سے اس کو اولیاء کے مزاروں پر جانے کا اس کو طریقہ سمجھایا جب سمجھا دیا تو کہتے ہیں بیٹے ایک بات یہ بھی یاد رکھنا یہ جو میں نے تمہیں طریقہ سکھایا ہے ایک بات یہ بھی سن لو اگر میرے وصال کے بعد میری قبر پر آؤ گے نہ تو میں اکیلا دوسو ولیوں جتنا فیض عطا کردوں گا میرے پاس اکیلے آنا میں تمہیں دوسو ولیوں جتنا فیض دوں گا یہ خود کہہ کر گئے دنیا سے اللہ اکبر لحاظہ ان کی قبر انور پر حاضری آپ کی زبان مبارک سے دوسو زندہ ولیوں سے فیض کے برابر ہم نے اپنے کانوں سے یہ لفظ ان کی زبان سے سنے (اللہ اکبر)

لحاظہ اللہ والوں کے سلسلوں کی حفاظت کے لیے یہ سلسلہ شروع کیا گیا ورنہ آج حد ہوگئی ہے لوگوں نے اا پنی زندگیوں کا مہور ہی اسے بنالیا ہے کہ اکیلے ہی زندگی گزارو کسی کے پیچھے چلنے کی ضرورت نہیں ہے میرے مرشد حضور ہیں ہیٔ سب کے مرشد حضور ہیں لیکن جو ترتیب ہے اس ترتیب کو توڑو گے تو قرآن کی ترتیب ٹوٹے گی تو قرآن کی ترتیب ٹوٹ گئی تو فیض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آؤ ہم سب جن کے غلام ہیں انہوں نے ہمارے کندھوں پر کچھ ذمے داریاں رکھی ہیں ہماری بچے جو صاحب اجازت ہیں ان کو اس پر دیکھنا پڑھے گا وہ کیوں نہیں اس کام کو آگے بڑھا رہے وہ کیوں ختمات شریف کی محافل نہیں کرر ہے کریں انشاء اللہ کہہ دیجیے جن کو اجازت ہے حضرت صاحب سے ختم خواجگان پڑھنے کی پڑھانے کی اپنے گھر میں ضرور ماہانہ نہیں تو سالانہ نہیں تو چھ ماہ بعد نہیں تو ہر ہفتے ضرور ختم خواجگان کی محفل کریں (انشاء اللہ) یہ بہت ضروری ہے ورنہ نسبتوں کے فیض ضائع ہوجائیں گے اس طرح نہیں کام چلے گا ہمیں کچھ سوچنا ہے۔

؎ اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے　　پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

؎ اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے　　پھر دیکھ تیرا مرشد کیا کرتا ہے

لحاظہ ہر ساتھی پر جو ڈیوٹی ڈالی گئی ہے دیکھیں دلائل خیرات شریف کا کبھی چھٹی نہیں کریں حزب البحر پڑھیں ختم خواجگان پڑھیں اللہ والوں کی حاضری کی مجالس لازمی پکڑیں وقت تھوڑا ہے پتہ نہیں کب زندگی کی ڈور ٹوٹ جائے اور اس کے بعد دوبارہ کبھی ان مجالس کی توفیق نہ حاصل رہے اس سے پہلے پہلے اپنی زندگی اللہ اور رسول کے نام کر جاؤ رج کر اللہ والوں سے محبت کر جاؤ رج کر اپنے شیخ پر نثار ہوجاؤ پھر نہ کہنا کہ وقت نہیں تھا پھر وقت نہیں رہنا کل کو جب یہ وقت بدلتے ہیں آج حضرت صاحب اسلام آباد چلے گئے ہیں ہمیں پوچھوں کہ ہم پر کیا بیتی ہے ہمارے اوپر کتنے تیر چلتے ہیں کتنے اڑے چلتے ہیں ہر وقت جو مجلس اور صحبتیں ہمیں حاصل تھی خدا کی قسم آج وہ نہیں رہی ہیں حالانکہ سب کچھ موجود ہے لیکن کمی محسوس ہوتی ہے تو آپ کو اپنی ذمے داریوں کا احساس کرنا ہے (انشاء اللہ) اس احساس کو جاری رکھیں ہر جمعے کو درس قرآن کی حاضری کو لازم رکھیں آپ کے ماہانہ درس قرآن ہوتے ہیں وہاں حاضری دیں اپنے گھر میں کریں جن بچوں کو ماہانہ سالانہ ذمے داریاں دی گئی ہیں ان کو پوری طرح نبائیں۔

؎ وقت پر کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا　　جل گیا جب کھیت تو برسا مینہ پھر کس کام کا

آخری بات

یہ جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے آپ نے اس دن یہ واقع پیش آیا صبح کے وقت میں گھر ہی تھا دل میں خیال آرہا تھا کہ آج حضرت ابوالبیانؒ کا ذکر کرنا ہے تو آج کیا مانگوں اللہ سے دل میں یہ خیال آرہا تھا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان مجالس کی کتنی قدر و قیمت ہے اللہ کی نظر میں یہ بہت بڑی چیز ہوتی ہیں ان میں آکر بہت بڑی شے مانگنی چاہیے چھوٹی چیز نہ مانگو چند روٹیوں کے لیے یہاں نہ آؤ چند زندگی کے سکون کے لیے یہاں نہ آؤ شادی ہوجائے جاب مل جائے اس سے بھی آگے مانگو۔

؎ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں　　تیرے آگے امتحان اور بھی ہیں

بڑے بڑے جہاں ہیں آگے اور مانگو تو سہی میں سوچنے لگا کہ میں کیا مانگوں دل میں آ رہا تھا کہ کتنی بڑی سعادت ہے اور حضرت صاحب کے ساتھ جب وہاں اس وقت ہم بیٹھا کرتے ہیں تو میں دیکھا کرتا تھا کہ آپ بہت اچھی باتیں بہت اچھا درس دیا کرتے تھے لیکن کوئی سہی اس درس کو اٹھتا نہیں تھا یعنی عمل اس طرح نہیں کرتے تھے جس طرح حضرت صاحب چاہتے تھے صرف میں اپنے شیخ کو دیکھتا تھا حضرت عظیم فاروقی صاحب کو کہ آپ سر سے پاؤں تک جو حضرت چاہتے اسی طرح کیا کرتے تھے لحاظ اللہ نے برکتیں بھی آپ کو عطا کر دی تو میں دیکھا کرتا تھا جو حضرت چاہتے تھے وہ لوگ کرتے نہیں تھے تو میں جب سوچنے لگا کہ حضرت صاحب کی کتنی شان تھی اور میں سوچتے سوچتے اچانک آواز سی آتی ہے کہ ابھی جو آپ نے کہا ہے ابھی آپ نے کہا ہے کہ جو ہم چاہتے تھے وہ نہیں ہو رہا ہے اب آپ سے ہم نے وہی کام لینا شروع کر دیا ہے یہ جو آپ کر رہے ہیں نہ ہر جگہ ہر مہینے مختلف اللہ والوں کے اجتماع کر رہے ہیں یہ اجتماع ہم اب آپ سے لے رہے ہیں میں نے اس کو روکا تھوڑا سا کیونکہ م نہ تو خوش فہمی میں مبتلا ہونے والے لوگ ہیں اور نہ ہمیں کوئی خوشامد پسند ہے اور نہ ہم ان چیزوں کے قائل ہیں میں نے کہا یہ شائد میرے ہی دل کا خیال ہے میں نے اس کو جھٹک دیا شائد میرے ہی اوپر آیا ہے تھوڑی دیر بعد وہ پھر آیا نہیں یہ ہم ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا کام اب آپ سے لیا جا رہا ہے پھر میں نے کہا نہیں یہ میرا ہی خیال لگتا ہے اس کے بعد پھر آیا نہیں یہ جو ہم کام لے رہے ہیں یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے جو اس وقت اپنے مریدوں سے نہیں لیا لیکن اب آپ سے لیا جا رہا ہے۔

اللہ والوں کے ذکر کو عام کریں یہی وہ بوٹے ہیں جو پھالیں پھولیں گے تو بہار آئے گی یہی وہ لوگ ہیں جن کے ذکر سے بہار آئے گی ورنہ ہر طرف اندھیرے چاہ چکے ہیں۔ آؤ ان بزرگوں سے آج وفا کا عہد کرتے ہیں اللہ مجھے اور آپ کو ان کا پکا غلام بنائے ان کی سنگتیں عطا فرمائیں اور کل حشر میں ہمیں ہمارے شیخ کا سایہ عطا کرے اپنے شیخ کے سائے کے نیچے رہ کر حضور کا سایہ عطا کرے اور حضور کے سائے میں رہ کر اللہ کی جنت میں جانے کی توفیق ملے۔ آمین